(رجسٹرڈ ایل نمبر ۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چه گویم با تو گرائی چه در قادیان بینی ❊ دوا بینی شفا بینی عرض دار الاماں بینی

نمبر ۱۶ | دارالامان قادیان یکم محرم سنہ ۱۳۱۸ ہجری و عیسوی سنہ ۱۹۰۰ء | جلد ۴

عذر تقصیر

ہمارے ناظرین کے طبقہ میں یہ شکایت عام ہو چلی ہے۔ کہ اخبار الحکم بدیر شائع ہوتا ہے اور بسا اوقات بعض احباب کو پہونچتا ہی نہیں۔ یا دو دو نمبر یکجا ملتے ہیں۔

ہم ان شکایتوں کو تسلیم کرتے ہیں گو اس سے پیشتر بھی متعدد دفعہ ہم کو معذرت کرنے کا موقع ملا ہے لیکن اب کی مرتبہ ہم پھر ناظرین کی شکایتوں اور اپنی مشکلات کو اُنکے گوش گذار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیا تعجب کہ مولی کریم ایسی صورت نکالدے جس سے ان شکایتوں کے رفع ہونے کا موقع نکل آوے اس امر کا بیان کردینا بھی غالباً بیموقع نہ ہوگا۔ کہ ہر ایک حقیقی اصلاح کا کام علی العموم ابتداءً ایک دھیمی اور سست رفتار سے چلتا ہے لیکن انجام کار اللہ تعالے اُس کی کامیابی کو مقدر کرلیتا ہے الحکم کے ذریعہ قوم کی اندرونی خرابیوں کی اصلاح اور بیرونی حملہ آوروں کا دفاع مقصود ہے۔ پھر ابتداءً اگر اُسکی رفتار میں سرعت اور تیزی نہ ہو تو تعجب کی کیا بات ہے۔

مسلمانوں کو بدقسمتی سے قرآن کریم کی تعلیم اور اُس کی اشاعت سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اور وہ قرآن کریم کی اشاعت کرنے والی مجلسوں یا اخباروں کو مذہبی دیوانوں کے نام سے نامزد کرتے ہیں اس لئے عام لوگ الحکم کی خریداری کی طرف توجہ نہیں کرتے جو اُس کی توسیع اشاعت میں بڑی بھاری روک ہے۔ پس ایک مخصوص جماعت میں الحکم کی اشاعت ہے۔ اور پھر اُس جماعت میں سے بھی فیصدی تین آدمی ہیں جو اخبار لیتے ہیں۔ اور ان تین میں سے فیصدی ایک ضرور ہے جو اخبار کو بلاقیمت لینا چاہتا ہو ایسی صورت میں اخبار کی راہ میں مشکلات نہ آویں تو تعجب ہے!۔

اخبار الحکم کا ہیڈ کوارٹر ایک گاؤں میں ہے جس کے اردگرد امرتسر یا لاہور سے ورے کوئی چیز سامان مطبع کے متعلق مل ہی نہیں سکتی۔ کارپرداز۔ کاغذ۔ سیاہی۔ دیگر سامان مطبع سب کا سب امرتسر یا لاہور سے لانا یا منگوانا پڑتا ہے اور دوسری جگہ سے اشیاء کے منگوانے اور لانے میں خواہ نخواہ ایک دو دن کی دیر ہوجانی ممکن ہے یہ بھی ایک بڑی روک ہے جو اخبار کے بدیر

شائع ہونے کی ممد ہے۔

عام طور پر مطبع کے کار پرداز۔ پریسمین۔ اور خوشنویس وغیرہ کوئی متدین اور خدا ترس آدمی نہیں ہوتے ہم نے کئی مرتبہ ان ظالم طبع لوگوں کے ہاتھ سے نقصان اُٹھایا ہے پیشگی تنخواہیں لے کر یہ لوگ بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر از سر نو کسی اور کی تلاش کرنی پڑتی ہے چنانچہ اس سال میں چار پریسمین آ جا چکے ہیں۔ ایسی صورتوں میں کس قدر دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قادیان کا ڈاک خانہ باوجودیکہ بٹالہ کے مقابلہ میں بھی کام زیادہ ہے لیکن اسپر بھی ایک ادنیٰ درجہ کا برانچ آفس ہے جہاں محدود تعداد کے ٹکٹ رکھے جاتے ہیں اور بارہا ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ یہاں ٹکٹ نہیں ملتے اور اُن کے انتظار میں کئی کئی دن تک اخبار روانگی کے لئے ملتوی پڑا رہتا ہے۔

یہ تو وہ مشکلات ہیں جو عام طور پر ہماری راہ میں پڑی ہوئی ہیں اسپر سب سے بڑی اور زبردست مشکل **مالی مشکل** ہے اخبار کی قیمت کے بروقت ادا کرنے والے احباب کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء کے دسمبر تک تین سو خریداروں میں ساڑھے چار سو روپے کا باقی رہنا ناظرین خود اندازہ کریں کہ کس قدر نقصان رساں بات ہے۔ اس موقعہ پر ہم کو بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ اگر افریقہ سے ہمارے مخدوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب (جنہوں نے نہ صرف کوئی پندرہ ایک جدید خریدار پیدا کر کے ان کی پیشگی قیمت لے کر روانہ کی بلکہ ہر ایک خریدار سے **تین روپے** بطور امداد لے کر بھی روانہ کئے) امداد نہ کرتے تو بڑی بھاری مشکل کا سامنا ہوتا ــــ اسی طرح پر یہ بے انصافی ہوگی اگر ہم یہ بیان نہ کریں کہ گذشتہ سالوں کی زیر باریوں سے ایک حد تک مخلصی دلانے کے لئے برادرم بابو محمد افضل صاحب اور شیخ نور احمد صاحب نے افریقہ سے ایک سو روپیہ بھیجکر ہماری مدد کی۔ گویا سنہ ۱۸۹۸ء اور سنہ ۱۸۹۹ء کی مالی مشکلات میں ہماری افریقہ کی جماعت ہی نے صرف حصہ لیا اور ہندوستان کی کئی ہزار آدمیوں کی جماعت میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ہماری مدد کرنے والا ثابت نہ ہوا۔

اس قسم کی مشکلات میں اگر اخبار بدیر شائع ہو تو تعجب کی بات نہیں بلکہ اُس کا جاری رہنا ہی تعجب کی بات ہے۔ ہم نے کئی مرتبہ ناظرین کو توجہ دلائی کہ وہ اس کی پیشگی قیمت وقت پر ادا کریں۔ جدید خریدار ہم پہونچائیں امدادی چندے دیں) مگر بجز چند آدمیوں کے کم متوجہ ہوئے۔

ہم فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ **مفتی محمد صادق** ایک خریدار ہے جسکی زبان سے ہم نے (باوجودیکہ اخبار کی باقاعدہ اشاعت میں نقص ہے) جب سنا اظہار مسرت ہی سنا اور اُنکو الحکم کا شکور ہی پایا **جزاہ اللہ احسن الجزا**۔ یہ ہمارا مطلب نہیں کہ اخبار الحکم کو کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ جسقدر اضطراب اور بیقراری الحکم کے دیر سے وصول ہونے پر ظاہر کی جاتی ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ الحکم نے **ستہ ضروریہ** کو سبعہ ضروریہ بنا دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے ہیں جو اُن مشکلات کے دور کرنے میں ہمارا ساتھ دیتے ہیں جو الحکم کے باقاعدہ اشاعت کی راہ میں پڑی ہوئی ہیں۔؟

ہم عام اخبارات کو دیکھتے ہیں کہ اُنمیں سے بعض بیس بیس روپیہ سالانہ قیمت پر بھی فخر کے ساتھ خریدے جاتے ہیں لیکن یہاں ۲ر سالانہ چندہ دینے میں بھی چون و چرا کی جاتی ہے۔ بعض اخبارات ایسے بھی ہیں جنکے معاونین مستقل امداد دیتے ہیں۔ لیکن ہمکو واجب الاداء چندہ کی بروقت وصول ہونے کی بھی دقت رہتی ہے۔

بہرحال ان مشکلات اور شکایات کا رفع کرنا ہمارے اور ہمارے ناظرین کی متفقہ کوشش اور خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے ہم نے اپنی طرف سے حتی الامکان اخبار کو بہتر اور عمدہ بنانے کی کوشش کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے مگر ناظرین کو مناسب ہے کہ وہ اپنے فرائض کی پوری پابندی کریں۔

ان مشکلات کے دفعیہ کے لئے سردست ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے پاس **کاغذ** کا معقول **ذخیرہ ہو**۔ اور ایسا ہی کم از کم ایک مہینہ کے محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ ہر وقت موجود رہیں۔ پہلے ہم چاہتے ہیں کہ کم از کم ایکسو روپیہ کا کاغذ اکٹھا منگوا کر رکھیں اور کم از کم ۲۵ روپے کے ٹکٹ ہر وقت موجود رہیں۔ ملازمان مطبع کی تنخواہوں کے لئے جس طرح پر اخبار کی قیمت آتی جاتی ہے وہ کفایت کر سکتی ہے۔ اگر ہمارے ناظرین ہمکو مدد دیں تو اُمید ہو سکتی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ الحکم کو ایک باقاعدہ اور عمدہ اخبار بنانے کے قابل ہو سکیں۔ اور اس رقم کا ہم پہونچانا ہمارے ناظرین کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

ہمارے مخدوم **نواب محمد علی خان صاحب** رئیس اعظم مالیر کوٹلہ نے **سو روپیہ** سالانہ اخبار کی امداد کے لئے

منظور فرمایا تھا اگر وہ توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہم ایک اور عام تجویز اس بارہ میں پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ مستقل طور پر کارآمد اور مفید ثابت ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے

کل خریداران اخبار سال بھر میں چار جدید خریدار پیدا کرنے کا ذمہ اُٹھائیں اور اُنکی قیمت درخواست کے ہمراہ بھجوائیں۔

اس طرح پر اشاعت اخبار میں بھی ترقی ہوگی اور اُس کی مالی مشکلات کا انتظام بھی ہو جاوے گا۔ اور یہ چار خریدار ایسے ہم تک پہونچائیں کہ ہر ایک اُنمیں سے اپنا یہ فرض سمجھ لے کہ وہ چار خریدار اپنی تاریخ خریداری سے ایک سال کے اندر ایسی ہے

ہم چاہتے ہیں کہ بڑی سرعت کے ساتھ اس تجویز پر عمل درآمد شروع ہو **ایک سو پچیس روپے** کے لئے

مئی سنہ ۱۹۱۰ء میں ہم کو چونتیس جدید خریدار

بکار ہیں۔ اگر یہ ۳۴ جدید خریدار ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء تک معہ پیشگی قیمت کے بہم پہونچ جاویں تو ہم جون سنہ ۱۹۱۰ء سے انشاء اللہ تعالیٰ مستقل انتظام کر سکیں گے۔ ہفتہ وار ان معاونین کے نام شائع کرائے جاویں گے جو اس کار خیر میں ہمارے معاون ہوں گے۔

اس رقم کے پورا کرنے کے لئے جو صاحب بطور امداد کچھ دینگے بشرطیکہ وہ قیمت اخبار کے برابر ہو تو انکا اختیار ہوگا کہ وہ کسی صاحب کے نام اخبار جاری کرا دیں۔

آخر میں ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری یہ تحریر بے اثر نہ ہوگی۔ (ایڈیٹر)

ایوب صادق

آج ایک ایسے بااخلاص عزیز کی جدائی کا صدمہ ہمارے سامنے درپیش ہے کہ اس کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں پر اس مصیبت کے وقت ہم دل کے انشراح کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں کیونکہ ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم اُسی کی طرف جانے والے ہیں کسی صدمہ اور مصیبت کے وقت انا للہ پڑھنا تو ایک رواج ہو ہی گیا ہے پر قربان ہوں ہماری جانیں اُس عبد صادق کی راہ پر جسنے ہمارے درمیان سے نفسانی اغراض کو دور کر کے ہم کو فی الحقیقت اللہ کا بنا دیا ہے اور ہر ایک دینی امر جو صرف جسم ہی رہ گیا تھا اُس نے پھر اُسمیں آ کر وہی روح ڈالدی ہے جو کہ نبیوں کے خاتم سرور انبیاء سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالا تھا۔ پس اے سننے والے کیا تو تعجب کرتا ہے کہ ہم نے اس مُردوں میں جان ڈالنے والے کو مسیح مانا۔ سو ہم ایسے ہو گئے ہیں کہ ہماری محبتیں اور ہمارے تعلقات محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم درحقیقت اللہ کے ہیں یہاں ہوں یا وہاں۔

اس محبت اور اخلاص اور ایمان کے پانے میں جو کہ حضرت امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود حضرت

مرزا غلام احمد صاحب
ایدہ اللہ تعالے

کے ذریعہ سے لوگوں کو حاصل ہوا ہے ہمارا عزیز بھائی **مرزا ایوب بیگ** مرحوم و مغفور ابن مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور ضلع گورداسپور ایک نمونہ تھا۔ اتنے لمبے عرصہ کی ملاقات میں جو کہ مجھے اُس کے ساتھ تھی مینے نہیں دیکھا کہ کبھی دوستوں میں سے کسی کے ساتھ اُسکو بغض اور کدورت ہو یا آپکے ساتھ کینہ ہو۔ احباب کا وہ ہر وقت سپاہیوں کی طرح ایک ہوشیار خادم تھا ایسا کہ ہمارے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اُس کو والنذیر کہا کرتے تھے اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب وہ ہیں جنکے ریمارکس ہمیشہ پُرمعنی ہوا کرتے ہیں اور بعض اوقات میں غور سے دیکھتا ہوں کہ ان کے مُنہ کی بات سچی ہوئی حضرت امام صادق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور اقوال سے ایسی جا ملتی ہے جیسی کہ بعض دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے کے مطابق حضرت سرور انبیاء پر وحی نازل ہو جاتی تھی + یہ عزیز اپنے امام کا سچا عاشق تھا اور اُس کا عشق مسیح کے ساتھ روز افزوں ترقی کر کے اُس حد کو پہونچ گیا تھا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اب ضرور تھا کہ وہ اس حالت کے ساتھ اس دنیا کو

کوچ کرکے اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہونچے۔ اس عزیز بھائی کے بعض حالات عجیبہ کے متعلق ایک مختصر کتاب لکھنے کے واسطے اس کے بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ارادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا یہ بھائی کس طرح سے اپنے والدین کے حق میں فرمان بردار اور اپنے دوستوں کے واسطے خادم اپنے بزرگوں کا تابعدار اپنے امام کا جان نثار عاشق زار تھا اس لمبی بیماری کے عرصہ میں جو کہ اس عزیز نے اپنے بھائی کے پاس فاضلکا میں کاٹی ہے اُسنے ایسے صبر کا نمونہ دکھایا ہے کہ یقین ہوتا ہے کہ کسی نے الفاظ الٰہی سے پیدا ہونے کے وقت اس کا نام ایوب رکھا تھا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی بیماری کے وقت جو غمخواری بذریعہ خطوط اور دوائیوں کے ارسال کرنے اور اس کے علاج کے واسطے مبلغ ۔۔ ارسال کرنے سے کی ہے اور اس کی عیادت کے واسطے اپنی طرف سے حکیم فضل الدین صاحب کو روانہ کیا ہے۔ اس کے بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جس محبت کے جوش سے اسکی اس لمبی بیماری میں اسکی تیمار داری پر محنت اور مال خرچ کیا ہے اور تمام بھائی عموماً جس محبت کے ساتھ اس عزیز کے حال سے ہمیشہ پرساں رہے ہیں اور آخر دم تک جس استقلال اور نفس مطمئنہ کے ساتھ وہ اپنے ایمان پر قائم رہا ہے اسکو مرنے پر جو صبر اس کے اقارب اور عزیزوں نے دکھایا ہے یہ سب باتیں ایک نشان ہیں اس بات کے سمجھنے کے واسطے کہ جینا اور مرنا۔ بیماری اور تیمار داری ہر ایک حالت میں اگر انسان اللہ تعالے کو راضی رکھنا چاہے تو وہ ہمارے امام کے قدموں میں گر کر ثبات کو حاصل کر سکتا ہے اس عزیز بھائی کو احباب میں سے ہر ایک کے ساتھ الفت و محبت تھی پر اس عاجز کے ساتھ اسکو ایک خاص مناسبت تھی کیونکہ ہم دونوں ایک باپ کے بیٹے تھے اور یہ ایک راز ہے جسکے سمجھنے کی ہر ایک کو طاقت نہیں یہ عزیز سب کے درمیان پیارا تھا اور نہ صرف اپنوں ہی کے درمیان عزیز تھا بلکہ دشمنوں پر بھی ہمیشہ غالب تھا ایسا کہ بڑے بڑے مولوی اور مفتی کہلانے والے [illegible] علوم و فنون اور فقہ کے معلم اعلیٰ ہونے کا دعوی کرنے والے بھی جب اس نے گردن پکڑی کہ یا حضرت مرزا صاحب کا الہام برحق ہونا مجھ سے سمجھ اور یا انکا برحق نہ ہونا مجھ پر ثابت کر تو انکو تاب نہ ہوئی کہ اسکا مقابلہ کرے اور [illegible] والیٹر یا آخر یہ کہہ کر اُس کے مکان سے واپس آیا کہ دیکھ قیامت کے دن میں تیرا دامن پکڑونگا کہ نہ تو مجھے سمجھتا ہے اور نہ مجھے سمجھاتا ہے۔

غرض اس عزیز کا امام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے ۹ سال بعد ۲۶ سال کی عمر میں ایسے ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر ہوا کہ ہمارے ایک دوست کا قول ہے کہ اس کی زندگی اور موت ہر دو قابل رشک ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اُس عزیز کو اپنی رحمت سے بہشت بریں میں بلند درجات اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب اُس عالم میں عطا فرماوے آمین اور مجھے برادر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یہ فعل بہت پیارا معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے بھائی کی روح کو ثواب پہونچانے کے واسطے ایکسو روپیہ قادیان بھیجا ہے تاکہ خدمات دینی میں صرف ہو اور دراصل مردوں یا زندوں کے واسطے اس زمانہ میں مال خرچ کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ خدا کے قائم کئے ہوئے سلسلے کے خدمات دینی پر مال صرف کیا جاوے باقی آج کل کے ملانوں کو کچھ دینا تو میں سمجھتا ہوں کہ مال کو ضائع کرنے کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔

محمد صادق بھیروی

از فاضلکا ضلع فیروزپور ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ع

تفسیر القرآن

کے طبع کا کام شروع ہو چکا ہوا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اللہ تعالے کا فضل اور توفیق شامل حال رہے تو بہت جلد پہلا پارہ نکل آوے ہمارے وہ دوست جنھوں نے پیشگی قیمت دینے کا وعدہ فرمایا ہے قیمت ارسال کرکے ہماری امداد کریں۔ تاکہ طبع کے کام میں کسی قسم کی روکاوٹیں پیدا نہ ہوں

منیجر الحکم

بقیہ رُوئیدادِ جلسہ عید اضحیٰ

ایک عظیم الشان نشان کا ظہور

بنگر اے قوم نشا نہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشا نی ہست کبیر

جب حضرت اقدس حسب تحریک جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب یا لکوٹی باہمی خلت و اخوت پر تقریر فرما چکے تو اللہ تعالےٰ کے القاء و ایما کے موافق حضور نے عربی زبان میں خطبہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا چونکہ یہ ایک آیات اللہ میں سے ایک زبردست آیت اور لا نظیر نشان ہے جو ہماری آنکھ کے سامنے بلکہ ایک عظیم الشان گروہ کے سامنے پورا ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان فی الحقیقت ایک اعجاز تھا۔ غرض حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے طیار ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان طیار ہو گئے تو آپ نے **یا عباد اللہ** کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا ہماری زبان قلم میں طاقت نہیں کہ آپکے لب و لہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے مواد ردیہ کو زائل کر رہا تھا۔ شکل صورت اور زبان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور آپکی زبان اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ ایک محو کی سی حالت طاری ہے۔ حضرت اقدس کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹے تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقایق و معارف سے پُر تھا تہذیب نفس اور اصلاح روح کے لئے ایک نسخہ شفا بخش تھا۔ جسقدر معرفت کے دقیق راز اس خطبہ میں بیان کئے گئے ہیں واللہ باللہ ایسے تھے کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ سے کسی کو بیان کرتے دیکھا تھا۔ حضرت اقدس نے اثناء خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق یہ عظیم الشان نشان پورا ہوا۔

خطبہ میں کیا ہے

اس امر کی تفصیل کیلئے ایک جداگانہ مضمون کی ضرورت ہے لیکن جب کہ عربی خطبہ چھپ کر شائع ہو جاوے گا خود پتہ لگ جائے گا کہ اُسمیں کیا ہے؟ مختصر طور پر ہم اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اس عربی خطبہ میں اولاً قربانی کی حقیقت بتائی پھر بتایا ہے کہ خلیفۃ اللہ کیا ہوتا ہے اور آخر میں اپنے دعوے اور مقام کا تذکرہ ہے اور مخالفین پر اتمام حجت کا بیان ہے۔

مولوی عبد الکریم صاحب ترجمہ سناتے ہیں

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھکر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اسکا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا۔ کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی **الحمد للہ** کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے جس خوبی اور فصاحت کے ساتھ اسکا ترجمہ کیا یہ بجائے خود ایک نشان تھا کسی دوسری زبان کے بیان کردہ مضامین کو اپنی زبان میں ارتجالاً ادا کرنا آسان کام نہیں ہے اور خصوصاً معارف و حقائق کا ترجمہ۔ مگر مولوی صاحب نے جس صفائی کے ساتھ ترجمہ سنایا وہ گویا روح القدس کی امداد سے بول رہے تھے۔ لفظی با محاورہ سلیس سلسل جسقدر خوبیاں ایک ترجمہ میں ہونی چاہئیں وہ سب موجود تھیں۔

سجدۂ شکر مبارک

ابھی حضرت مولانا موصوف ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ **مبارک**" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے آخر مولانا صاحب نے ترجمہ ختم کیا

اور ترجمہ ختم کرتے وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ پس نماز ظہر اور عصر جمع کرکے ادا کی گئی۔

خدا تعالے کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اتنی مہلت دی کہ قرآن کریم کی طرح ایک عظیم الشان نشان ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا۔ اب خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ اور حشر اس امام کے ساتھ کرے جس پر اس کی نصرتوں کی بارش ہو رہی ہے اور دنیا کو دیکھنے کی آنکھ اور سمجھنے والا دل عطا فرماوے
آمین

مولنا مولوی عبد الکریم صاحب کا خطبہ

جلسہ عید الضحیٰ کی روئیداد میں سے اب صرف مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خطبہ باقی ہے جو بوجہ عدم گنجائش ہم اگلی اشاعت میں درج کریں گے انشاء اللہ تعالے۔

کلمات طیبات

حضرت امام الزمان علیہ السلام

نبی کا آنا عرفی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قوت قدسی ہوتی ہے اور اس کے دل میں لوگوں کی ہمدردی۔ نفع رسانی اور عام خیر خواہی کا بیتاب کرنے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لعلک باخع نفسک الا

لا یکونوا مومنین۔ یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔
اس کے دو پہلو ہیں ایک کافروں کی نسبت کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ دوسرا مسلمانوں کی نسبت کہ ان میں وہ اعلے درجہ کی روحانی قوت کیوں نہیں پیدا ہوتی جو آپ پاتے ہیں۔

چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے اور پھر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالات نبوت تھے آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی آپ صحابہ کو دیکھکر چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہونچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

سارا مدار مجاہدہ پر ہے خدا تعالے فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدون کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنا دیا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ایسی ہی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بنجاتا ہے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے روحانی ترقی بھی اسیطرح ہوتی ہے اور بدون مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالے میں ہو کر۔ یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خود ہی بیفائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تاکہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کسطرح انسان اللہ تعالے تک پہونچ سکتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے نہ سب محروم رہتے ہیں اور نہ سب ہدایت پاتے ہیں۔

مسدس قابل توجہ اہل اسلام

گو دل سے کہ دین متین تھا [illegible]
باز ار گرم تھا گرم مقابلی ارتداد کا
ہر ایک اپنے آپ کو حق پر تھا جانتا
کیسا ہی گو کہ ٹیڑھا ہو ٹیڑھا ہو چل رہا
از بس تھی ہے ہو رہی قرآن کی شان پر
قرآن دبے گا وہ پھر کی آن پر

ہر جا گرائی صلیب تھی اسلام کے لئے
اہل صلیب رات ہی پھرتے تھے مست
آریہ سمت کے آریہ سے بہی تھے مل کر
سکھوں کے حملے اور بھی تھے مقتضے جو
دشمن مخالفت پہ تھے ایسے اٹھے ہوئے
دین نبی کی جان کے تھے لالے پڑے ہوئے

تھے چڑھ کے زور و شور سے ادیان باطلہ
اسلام کے مٹانے میں تھا خشک فلسفہ
تھا تنیں مار خاں بنا ہر ایک مرد کہ
ہر ایک عدو کا بڑھ گیا بے طرح حوصلہ
تھے ہر طرف تو زور سے ہیں حملہ آوری
از بس بحال زار تھا دین محمدی

ایک شخص ایسے حال میں اٹھا بجا دیاں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا اسبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاویں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بلغ عا ہے سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عہ خالص ممیرانی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ عہ ہر خریدار محصولڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضروری ہے نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے - المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش پرانی جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی سخت کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے - اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی ایم - سانگلی صاحب بہادر ایم - بی ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ رحیم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خون خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں بکثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز سرمہ استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایم ایس ایل اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر بھی جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بر جلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴- میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید نبی شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شناخت میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ ۵۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا جلا ... نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے ... جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا